جہات

بنا کردند خوش رسمے۔۔۔۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ امارت اسلامی افغانستان کے معزول وسابق امیر المؤمنین ملا عمر حضرت عمر فاروقؓ کی طرح خلیفہ راشد اور حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے درجہ کے عادل وغیر متنازعہ امیر نہیں تھے اور نہ ہی ان کی حکومت کے وزراء' سفراء' مشیران' کمانڈر اور تحریک طالبان کے دیگر کارکنان معصوم تھے۔ ان کے نظام و طرز حکومت ان کے نفاذ شریعت و فہم اسلام۔ ان کے امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے طریق کار' عوام کے ساتھ ان کے رویے' ان کے افکار و نظریات اور داخلی و خارجی تعلقات کے تقاضوں میں کئی غلطیوں' کوتاہیوں' کمیوں بیشیوں' سختیوں نا تجربہ کاریوں اور کم فہمیوں کو شمار کیا جاسکتا ہے۔ مگر اس حقیقت سے بھی انکار کی گنجائش نہیں کہ ان کی ان تمام غلطیوں کا تعلق داخلی امور سے تھا۔ انہوں نے کبھی کسی دوسرے ملک میں کسی قسم کی مداخلت نہیں کی تھی۔ دوسرے عالم اسلام کے اکثر حکمرانوں کے برعکس صدیوں بعد انہوں نے بادشاہی میں فقیری کی طرح ڈالی' ایکڑوں میں پھیلے ہوئے پر تعیش محلات و بنگلوں کی بجائے ایک عام آدمی کی طرح معمولی اور سادے مکانوں میں رہائش رکھی۔ لمبے چوڑے سیکرٹریٹ اور دفاتر کی بجائے معمولی کمروں میں فرش محمدی پر بیٹھ کر دفتری و حکومتی فرائض کو سرانجام دیا۔ قومی خزانے کو عوام کی امانت سمجھا۔ عوام کے مقابلے میں اپنے آپ کو وی آئی پی نہ سمجھا۔ اپنے زیر کنٹرول علاقے میں مثالی امن وامان قائم کیا۔ رشوت سفارش اور کرپشن جیسی خرابیوں سے دامن بچائے رکھا۔ بلا تفریق تمام رعایا کی جان ومال اور عزت وآبرو کو تحفظ فراہم کیا۔ ڈنکے کی چوٹ پر شریعت اسلامیہ کو نافذ کیا' بلاخوف لومۃ لائم اسلامی اقدار کو زندہ کیا' روکھی سوکھی کھالی مگر کسی کے سامنے کاسہ گدائی نہ پھیلایا۔ شرعی احکام کے نفاذ میں کسی بڑی سے بڑی طاقت کی ناراضگی کی پرواہ نہ کی۔ غیر مسلم اور مغربی طاقتوں کی دریوزہ گری' چاپلوسی اور خوشامد کو ہمیشہ اپنی ملی روایات اور دینی وایمانی غیرت وحمیت کے منافی سمجھا۔ اپنی آزادی' خود مختاری اور خودداری کو قائم رکھنے کیلئے کسی بھی بڑی طاقت کی ڈکٹیشن کو قبول نہ کیا اور اصولوں پر کسی سے سودہ بازی نہ کی وغیرہ وغیرہ۔

اکثر مصلحت بیں، جی حضوریے اور مفاد پرست حکمرانوں کے برعکس اس بوریہ نشین ملا عمر کی یہ جرائت وبے باکی یہ گستاخی، یہ خود سری، دنیا کے کسی خطے میں اس طرح اسلام کا عملی طور پر نفاذ اور نفاذ شریعت کی برکات یہود و ہنود اور اسلام دشمن بڑی طاقتوں کو آخر کس طرح ہضم ہو سکتی تھیں۔

کہ اکبر نام لیتا ہے اس زمانے میں خدا کا

چنانچہ حرص ولالچ، دھمکیوں اور سودے بازی کے تمام ہتھکنڈے اور حربے جب ناکام ہو گئے تو عالم اسلام کی نااتفاقی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اس نوازائیدہ اور صحیح معنوں میں واحد آزاد اور خود مختار اسلامی حکومت کو ''نہ رہے بانس نہ بجے بانسری'' کے مصداق صفحہ ہستی سے مٹادینے کا ناپاک منصوبہ بنایا گیا۔

اس منصوبہ کو عملی جامہ پہنانے کیلئے ورلڈ ٹریڈ سنٹر نیویارک امریکہ میں ۱۱ ستمبر کے ناگہانی واقعے نے جلتی پر تیل کا کام کیا۔ دنیا بھر میں عدل کے مسلمہ اصولوں کو پس پشت ڈالتے بلکہ پاؤں تلے روندتے ہوئے اور انصاف کی دھجیاں بکھیرتے ہوئے ورلڈ ٹریڈ سنٹر کا سارا ملبہ بلا ثبوت ''دہشت گردی'' کے نام پر طالبان کے ہاں مہمان اور پناہ گزیں مجاہد اسلام اسامہ بن لادن پر ڈال دیا گیا۔ اسامہ بن لادن نے متعدد بار اس الزام کی تردید کی۔ دنیا پر اپنی بے گناہی واضح کی۔ ملا عمر اور طالبان حکومت نے ثبوت مانگے اور اسامہ پر اپنے ملک میں مقدمہ چلانے یا کسی دوسرے ملک میں فیئر ٹرائل کرنے کی بار بار پیشکش کی مگر اپنے مہمان شرعی طور پر ''امان یافتہ'' اور مسلمان بھائی کو یوں بے یارومددگار دشمن کے سپرد کردینا کسی بھی قیمت پر انسانی ہمدردی، ملی روایات، اسلامی تعلیمات اور ایمانی غیرت کے خلاف سمجھا۔

امریکہ نے بقول نیاز۔اے نائیک سابق سیکرٹری امور خارجہ، پاکستان ۱۱ ستمبر کے واقعہ سے پہلے ہی ملا عمر کی طالبان حکومت ختم کرنے کا پروگرام تیار کر رکھا تھا۔ اب ورلڈ ٹریڈ سنٹر کے المیے اور ملا عمر و طالبان حکومت کے کسی قیمت پر مجاہد اسلام اسامہ بن لادن کو بار بار کے مطالبے دھمکیوں سفارتی وبیرونی دباؤ اور کروڑوں ڈالر کی پیشکش کے باوجود امریکہ بہادر کے سپرد نہ کرنے کے برملا اعلان نے اس کیلئے معقول بہانہ مہیا کر دیا۔ چنانچہ اس نے ''دہشت گردی کے خاتمہ'' کے بظاہر خوبصورت نام پر اقوام متحدہ اور مغربی ممالک کی تائید اور جن مسلمان حکمرانوں سے عدم تعاون کا خطرہ ہو سکتا تھا، ان پر دباؤ ڈال کر ان کی حمایت حاصل کرتے ہوئے ایک نام نہاد ''عالمی

کولیشن" بنا کر اپنی بھرپور عسکری و فوجی قوت سے ۷۔ اکتوبر کو افغانستان پر اندھا دھند حملے شروع کر دیے۔ ان حملوں میں ہزاروں فٹ کی بلندی سے ہزاروں ٹن ڈیزی وکٹر بموں کی کارپٹ بمباری کے ریکارڈ توڑ دیے گئے۔ پھر اس کارپٹ بمباری اور آتش و آہن کی بارش میں جنگی اصولوں کے مطابق صرف طالبان کے فوجی ہیڈ کوارٹرز کو نشانہ نہیں بنایا گیا بلکہ کابل' قندھار' ہرات' جلال آباد' قندوز' مزار شریف وغیرہ کی شہری آبادیوں' قصبوں' دیہاتوں حتیٰ کہ مسجدوں' مزاروں' سکولوں اور ہسپتالوں کو بھی نہیں بخشا گیا۔ جس کے نتیجے میں طالبان مجاہدین و فوجیوں سے زیادہ ہزاروں کی تعداد میں بے گناہ شہری بوڑھے بچے اور عورتیں لقمہ اجل بنے۔ ہزاروں لوگ ہجرت پر مجبور اور گھر سے بے گھر ہوئے۔ ہزاروں گھروں' عمارتوں اور مکانات کے علاوہ کئی مساجد' سکول اور ہسپتال زمین بوس ہوئے اور یوں پہلے سے تباہ حال افغانستان کو مزید تباہ و برباد کر دیا۔

طالبان نے اس کھلم کھلا ظلم و ستم اور وحشت و بربریت کا کوئی دو ماہ تک بڑی دلیری' ثابت قدمی اور جرأت سے مقابلہ کیا مگر بالآخر اپنے ہی کئی میر جعفروں اور میر صادقوں کی غداری' اپنوں کی منافقت گھر کے بھیدیوں کے پیٹھ میں چھرا گھونپنے' مسلمان حکومتوں کی بے بسی' بزدلی و کمزوری' عالمی برادری کی بے حسی اور دنیا بھر کے انسانی حقوق کے علمبردار اداروں کی مسلسل چشم پوشی' امریکہ اور اس کی اتحادی فوجوں کی سنگدلی اور افغانستان کو مزید تباہی و بربادی سے بچانے کی حکمت عملی کے تحت پسپائی اور اقتدار چھوڑنے کا فیصلہ کیا۔

آفرین ہے مجاہد اسلام ملا عمر اور ان کے مخلص و فا شعار اور نظریاتی ساتھیوں پر جنہوں نے اپنے سے ہزاروں گنا بڑی طاقت کا کوئی دو ماہ تک انتہائی پامردی اور صبر واستقامت سے مردانہ وار مقابلہ کیا۔ اور آخر میں پسپائی کے وقت بھی انہوں نے امریکی فوجیوں یا شمالی اتحاد کے دین و ایمان فروش کمانڈروں کے سامنے ذلت آمیز انداز میں ہتھیار ڈالنے کی بجائے آخری مرکز قندھار کا نظم و نسق ایک مقامی کمانڈر ملا نقیب اللہ کے سپرد کیا جو نہ تو شمالی اتحاد کا حصہ ہیں اور نہ امریکہ کے نمائندے۔ بہر حال ملا عمر اور طالبان نے دنیا کی طاقتور ترین ریاست کی بدترین دہشت گردی کے مقابلے میں اپنی حکومت چھوڑ دی اور اپنی جان خطرے میں ڈال لی۔ مگر رسم شبیری ادا کرتے ہوئے باطل کے سامنے اپنی گردن کو نہیں جھکایا۔

کٹا کر گردنیں بتلا گئے یہ کربلا والے
کبھی جھک نہیں سکتے باطل کے سامنے خدا والے

امریکہ کی زبردست فوجی قوت 'جدید میزائلوں' ڈیزی وکٹر بموں' سائنسی علوم اور ٹکنیکی برتری کی دہشت سے ایٹمی طاقتوں سمیت کل عالم تھر تھر کانپ رہا تھا اور کوئی تصور بھی نہیں کر سکتا تھا کہ اس بدمست ہاتھی اور دنیا کی واحد سپرپاور کے سامنے کوئی بڑی سے بڑی طاقت ایک دن کیلئے بھی ٹھہر سکے گی۔ مگر طالبان نے تقریباً دو ماہ تک جس استقامت اور پامردی سے امریکہ اور اس کی اتحادی افواج کا مقابلہ کیا اور کسی بھی مرحلے پر ان کے پائے استقامت لغزش نہ آئی' اس نے دنیا بھر کے کمزور اور جبر و استحصال کا شکار عوام و اقوام کو ایک نیا حوصلہ عطا کیا ہے۔

"تِلْکَ الْاَیَّامُ نُدَاوِلُھَا بَیْنَ النَّاس"

(ہم ان ایام کی لوگوں کے درمیان الٹ پھیر کرتے رہتے ہیں)

کے خدائی فرمان اور تکوینی نظام کے تحت طالبان بظاہر اگرچہ شکست کھا چکے ہیں اور ان کی حکومت ختم ہو چکی ہے مگر ان کی یہ ہمت و جرأت عالمی سطح پر احیائے اسلام و آزادی کی تحریکوں' اسلامی قوتوں اور جہادی تنظیموں کو ایک ولولہ تازہ ضرور عطا کرتی رہے گی۔

بنا کردند خوش رسمے بخاک و خون غلطیدن
خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را

سعداللہ
(حافظ محمد سعد اللہ)
مدیر مسؤل